

الحکم

Digitized by Khilafat Library

عامیت سالانہ مفت پمپشن
بین روپیہ تعاونی فنانس
ایڈیشن ۱۹۱۹ء
۱۹۱۹ء

جلد ۲۱ قادیان ارالامان مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۹ء نمبر (۱)

مسلم خوابتہ اوجھ

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں قہر فاندز کے عنوان سے اس پاک مقدس فرض کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی جو خدا تعالیٰ کی مجید کتاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہر مسلم کا قرار دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ حالات اور واقعات حاضرہ مسلمانوں کی توجہ کو اس وحی کی طرف بار بار منعطف کرا رہے ہیں۔ اس لیے میں اس سلسلہ میں متعدد آرٹیکل لکھنا چاہتا ہوں۔ واللہ التوفیق۔ میں اپنے معزز معاصرین سلسلہ اور دوسرے اسلامی اخبارات کی خدمت میں ادب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ واقعات حاضرہ کا اس روشنی میں جو میں پیش کرتا ہوں معائنہ کریں اور اسلام کے مستقبل کے لیے غور کریں +

یورپ کے محارب عظیم کا خاتمہ ایک عالمگیر صلح کی صورت میں ہوا ہے۔ اس صلح کے لیے ممبران کی ایک مجلس کام کر رہی ہے۔ میں اس وقت اس کانفرنس صلح کے اجزائے ترکیبی یا اسے فیصلوں پر کوئی ریمارک کرنا نہیں چاہتا اور نہ یہ امر میرے مقاصد کے تحت میں آتا ہے۔ بلکہ مجھے ان نتائج کی طرف توجہ دلانا ہے جو اس سے اسلامی دنیا کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ اس جنگ کا نتیجہ سے زیادہ خطرناک اسلامی حکومت کے لیے ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ نتیجہ ازراست کہ برصغیر کا مصداق ہے۔ ٹرکی کو آغاز جنگ میں ہندوستان کے مسلمانوں نے اخلاص اور دل سے مشورہ دیا کہ وہ اس آگ میں نہ کودے مگر وہ جرمن ایجنٹوں کی چالوں اور بہروں میں آکر شریک جنگ ہوئی اور ان کا حشر جو ہوا وہ ایک دردناک کہانی ہے جسکو کسی صورت میں رنج اور افسوس کے

حزبات سے بھرے ہوئے دل کے بغیر لکھ نہیں سکتے
اسلامی حکومتیں اس سے پہلے ہی بہت بری
حالت میں تھیں۔ اور اب یہی حالت بھی بگڑ گئی۔ اور
مرد بیمار اس موقع پر جاں بزم ہو سکا۔ اب بجائے اسکی
کہ ہم اسپر نوحہ خوانی کریں ہمارا فرض کچھ اور ہے۔ ہمیں ہمت
اور مستعدی کیسا لگتا ٹھننے کی ضرورت ہے اور وہ
غفلت اور جمود جو صدیوں سے مسلمانوں پر چھایا ہوا
ہے اُسکو ترک کر دینا چاہیے۔

Digitized by Khilafat Library

ان واقعات حاضرہ نے مسلمانوں کو ایک سبق دیا
کہ ہماری ترقی کا راز سیاسی جوڑ توڑ میں مخفی نہیں
اور دتلوار و تنگ ہمیں اس میدان میں کامیاب کر سکتے
ہیں۔ بلکہ ترقی اور کامیابی کی جڑ وہی اصل ہے جو
واذکر اللہ کثیر العلام تفلحون
کے الفاظ میں تعلیم کیا گیا ہے مایۃ حاضرہ کے عظیم الشان
مصلح اور مجدد نے جو مسلمانوں کی رستگاری اور نجات
کے لیے سعوت ہوا تھا صاف الفاظ میں پکار کر کہا تھا کہ
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی میں جا بیگا۔

وہ کافروں سے سخت نہایت اٹھانیکا
واقعات نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ ٹرکی کی قسمت
کے متعلق خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اسنے جو خبر دی تھی وہ
بھی پوری ہو چکی۔ ایسی حالت میں اگر اس علاج کی طرف
مسلمان توجہ نہیں کریں گے۔ جو اس نے بتایا ہے تو یقیناً
وہ اسی دوڑ دھوپ اور اس جدوجہد میں جو اسوقت کرے
ہیں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ واقعات حاضرہ نے
صاف صاف ظاہر کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی قسمت کا
تلوار سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لیے تلوار کی

ضرورت ہے جو

ترکیہ قلوب سے پیدا ہوتی ہے

جس طرح پرتلوار کو جب صیقل کیا جاتا ہے تو اس کے اندر وہ
چمک و صفائی اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے جو دوسرے ذکو کا متی
چلی جاتی ہے۔ اس طرح پر انسان جب اپنے قلب کا تصفیہ
اور تزکیہ کرتا ہے تو اس میں ایک ایسی قوت اور تاثیر
پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ قلوب کو مسخر کرتی جاتی ہے۔ یہی
تلوار صحابہ کے ہاتھ میں تھی جسکو لیکر وہ اُٹھے اور اُنھوں نے
دنیا کو مسخر کر لیا۔ انکی اخلاقی قوت اور قلبی تطہیر نے وہ
اثر پیدا کیا کہ حدیث ان کا موند اٹھتا تھا اُدھر ہی خدا تعالیٰ کی
تعالیٰ کی تائید اور نصرت انکے ساتھ ہوتی تھی۔

مسلمان باوجود اس اصل کے دیکھنے کے اور باوجود ان
ان نتائج کو اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر لینے کے جو تلوار پیدا کرتی
ہے پھر بھی اصل امر کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ انکے
لیڈر انھیں اس امر کی طرف لاتے ہیں۔ بلکہ سب بڑھکر افسوسناک
امر یہ ہے کہ وہ لوگ جو دین و ایمان قوم اور رہنمایان ملت کہلاتے
تھے علماء اور مشائخ وہ بھی اپنے اصل مقصد کو چھوڑ کر
اب اس کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں کہ سیاسی جلسوں
میں شریک ہوں اور محض ایسے جلسوں کی صدارت پر خوش
ہو کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام سے
بھی رک رہے ہیں اور مسلمانوں کو ایک غلط راستہ
پر لیے جا رہے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ قصر اسلام کو زلزلے کے
ایک سخت دھکے نے منہدم کر دینے میں کچھ باقی نہیں
رکھا۔ اور مسلمانوں کی پوٹیکل اہمیت خاک میں مل
رہی ہے۔ مگر مومن کے لیے مایوس ہونے کا مقام نہیں
بلکہ اس میں ایک سبق اور عبرت ہے لعلکم تذکرہ
پس اس مصیبت عظیم میں تمھارا مقصد اور موند
خدا کی طرف ہوا ان سیاسی جوڑ توڑ کو چھوڑ دو۔

اگر تم سب سب اسی راستہ پر چل کھڑے ہو جو صراط
مستقیم ہے۔ اور تو تمھارے لیے اس ضعف اور قسم

کی کمزوری کی حالت میں بھی یہ بشارت موجود ہے

انذار اعلیٰ بنتم منین

خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا پیوند قائم کرو۔ اس کے آستانہ الوہیت پر گر جاؤ اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اس تبدیلی کیساتھ قلوب کی تطہیر کے ساتھ وابستہ رہو تم بجائے خود ایک کھا جانی والی بجلی ہو جاؤ گے جو جھوٹے کی ہر خس و خاشاک کو ہضم کر دیگی۔ دنیا کی فتح اخلاق اور تزکیہ نفس کے ساتھ وابستہ ہے ہر قسم کی عوث اقبال قدم چومنے کو تیار ہو جاتا ہے ۛ

پس ان واقعات نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی کا راز اس طریق میں مخفی ہے۔ جو اس مہدی کے نجات دہندہ نے پیش کیا ہے اور وہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سکھایا تھا۔ سورۃ مدثر کی ان آیات پر غور کرو جن میں سے ایک قصر فاندلس پر میں پہلے لکھ چکا ہوں اس بیدار کن صدا کے بعد معاً جو تعلیم دیجاتی ہے

وَدَبَّكَ فَكَبَّرَهُ وَثَيَّا بَكَ فَطَهَّرَهُ وَالرَّجْزَ فَاجْرَحَهُ
اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور ہر قسم کی پلیدی سے کنارہ کشی کرو ۛ

یہ آیات مسلم کے فرائض کی نوعیت کو عیاں کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار انسان اپنے اعمال سے کر کے دکھاوے۔ ہر قسم کے پلیدیوں اور گندگیوں سے دور رہے تب یہ مقام اسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لیے صبر اور حوصلہ کی ضرورت ہے ہر بلا اور تکلیف کو برداشت کرے اور استقلال کے ساتھ اپنے تبلیغی فرض میں لگ جاوے ۛ

جب تک وہ اس اصل کو مضبوط پکڑ کر قدم نہیں اٹھاتا اسکا ہر قدم بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے پڑے گا۔ اور اسے معلوم

ہو جائے گا کہ کولھو کے بیل کی طرح وہ جہان سے چلا تھا ابھی تک اسی مقام پر ہے۔ پس مسلمانوں کو اس سوال پر غور کرنی چاہیے کہ ان کے لیے موجودہ مصائب میں طریق عمل کیا ہے؟ آیا وہ سیاسی جدوجہد جو وہ کر رہے ہیں زیادہ مفید ہے یا انھیں اپنی زندگیوں میں اس انقلاب کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ مومنوں سے چاہتا ہے؟ مسلمانوں کی کامیابی کا راز اب اسی اصل میں مخفی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ قوم بن جاویں اور انکی زندگی قرآن مجید کے نیچے آجائے۔ وہ قرآن مجید کو چھوڑ کر دوسرے راستہ اختیار کر رہے ہیں اور اپنے تبلیغی سلسلہ میں اور اپنی علی زندگیوں کے منوانے سے قلوب کو فتح کریں تو اس بڑھکر کوئی کامیابی اور کوئی راہ فلاح نہیں ہے۔ آؤ ہم ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں کہ آئندہ ان مصائب میں ہم اپنے صحیح راستہ کو کس طرح تلاش کریں؟ ۛ یہ ایک اہم ضرورت اور مقصد عظیم ہے جس پر مسلمانوں کو سوچنا چاہیے۔ اور اس پر کامل غور و خوض کے بغیر جو پرگرم بھی وہ آئندہ کے لیے تجویز کریں گے مفید نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہوتا ہے کہ ہم قسطنطنیہ کی خلافت کے سوال پر ہندوستان میں بیٹھے ہوئے بحثیں کرتے ہیں مگر نہیں سوچتے کہ خلافت راشدہ اور حقہ کے حاصل کرنے کے لیے ہمارے اندر بھی کسی خوبی کی ضرورت ہے۔ وہ خلافت جو زید و بکر کے عطیہ اور فیاضی پر موقوف ہے اور کسی کی چشم عنایت کی حرکت سے عطا کرتی ہے یاد رکھو تمہارے لیے وہ کوئی بابرکت چیز نہیں ہوگی۔ خیر و برکت اسی میں ہے جو اللہ کے فضل اور عطا سے نصیب ہو۔ اور اس کے لیے ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے یہ کمال ہمارے اندر پیدا ہو جاوے تو نامکن ہے کہ اس خلافت حقہ کے تم وارث نہ ہو جاؤ۔ اور اس کے فیوض و برکات سے حصہ نہ لو ۛ

کہ وہ اس نیک اور ضروری امر میں امریکہ اور ملک الحجاز کی تقلید کر کے اپنی اسلامی روح کا اظہار کریں خصوصیت سے محی الملتہ والدین حضور نظام کی گورنمنٹ کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیے۔ جنکے حدود ریاست منشیات کے استعمال کا رواج عام ہو رہا ہے اور سیدھی کی دوکانیں بہت کثرت سے ہیں۔ امید کرنی چاہیے کہ بہت جلد ریاست حیدر آباد دکن میں شراب سیدھی وغیرہ منشیات کا بنانا اور بیچنا جرم قرار دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہندوستان کی دوسری اسلامی ریاستیں بھی اپنے ہاں منشیات کے انسداد کے لیے ایسے احکام نافذ کر کے اسلامی شریعت کی عزت و احترام کو قائم کریں گی۔

غیر اجنبی تہذیب

مکرم میاں رحمت اللہ صاحب اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا ایک شخص مسمیٰ غلام محمد سکنہ کہا چوں کا نکاح ثانی لدھیانہ محلہ ڈھولپوال میں مسمیٰ کریم بخش کی لڑکی سے قرار پایا۔ ۱۶ فروری ۱۹۷۶ء کو جبکہ وہاں بارات پہنچی تو کریم بخش سے رشتہ داروں نے بیع ہو کر کہا کہ تم حضرت صاحب کی بیعت سے انکار کر دو۔ تو نکاح ہو جاوے گا ورنہ نہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر

ہماری جان لیلی جائے

تب بھی ہم انکار نہ کریں گے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ یہ انکار نہیں کرتا تو بارات کو اس طرح سے بلا کر بغیر رخصت کے واپس کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۶ فروری کو لاہور میں میاں چراغ الدین صاحب کو مکان میں ایک تقریر فرمائی۔ بارہ سے بھی لوگ آگئے تھے۔ اس دن مغرب کے بعد کالج کے طلباء کیلئے انجمن میں ایک مفید تقریر کی۔ نوجوانوں نے اچھا اثر لیا۔

لیکن ہماری عملی حالت تو اس کی تصدیق نہ کرے اور ہم ان سببوں میں پڑے رہیں اور تاروں اور منٹا ہروں سے اس پوٹیکل غلطی پر مشورہ چائیں تو اس سے کیا حاصل اور کیا فائدہ؟

میں جانتا ہوں کہ واقعتاً حاضریہ کی جوش افزا ہر مسلمان کو جلد میرے پیش کردہ امور پر توجہ کرنے کیلئے تحریک نہیں کرے گی۔ اور اغلب ہو کہ وہ مجھے اپنی امت کا نشانہ بنائیں گے۔ مگر میں اسکی ذرا بھی پروا نہ کرتا ہوں۔ انھیں حقیقت کی طرف بلارہا ہوں۔ اگر درخانہ کسی است خرفے سب است

ایم اجنبیٹ (شراب) کا البند

یورپ کا محاربہ عظیم بہت قابل قدر نتائج دنیا میں پیدا کر گیا جن میں سے بعض کا ظہور دوران جنگ میں اور بعض کا اب ہو رہا ہے ایام جنگ میں شراب پر جو حملہ ہوا اسنے ایک اسلامی اصول کی فتح کا اعلان کیا۔ قرآن مجید نے شراب کی حرمت کا جہان ذکر کیا ہے وہاں جنگ کے متعلق احکام ہیں۔ یورپ کو دوران جنگ میں اسکی مصرتوں پر اطلاع ہوئی۔ اور اسکو عملی طور پر حرام دینے کے احکام صادر ہوئے۔ اور ہمارے ملک معظم قیصریت کی کھانے کی میز پر سے شراب کو عملی طور پر ترک کر دیا گیا۔ اب امریکہ نے اس کے متعلق جو احکام نافذ کیے ہیں انھوں نے امریکہ کی دوراندیشی اور دانشمندی کو خاص طور پر شہرت دی ہے۔ امریکہ نے شراب کی درآمد و برآمد کو بند کر دیا۔ اور اب ملک الحجاز نے اسکی درآمد و برآمد کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے اگرچہ یہ اعلان سب سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔ مگر پھر بھی غنیمت ہے۔

میں ہندوستان کی اسلامی ریاستوں کو توجہ دلاتا ہوں

جلسہ پر آنے والے احباب کی رہنمائی

جلسہ پر آنے والے احباب اس امر کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ قادیان ایک مقدس مقام ہے۔ جنگہ باہر سے آنے والے جہاں مہمان ہوتے ہیں وہاں وہ خود ہی میزبان بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ قادیان ارض حرم ہے اور حرم میں سب کا گھر۔ گھر میں اگر کسی قسم کے انتظام میں نقص بھی ہو تو وہ چشم پوشی کے قابل ہوتا ہے۔ اس دفعہ سالانہ جلسہ کے انتظام میں خاص وقتیں واقع ہو گئیں۔ جو کہ خدا کے فضل سے دور ہو رہی ہیں۔ دسمبر میں انفلوانزا کی وجہ سے اس کی تاریخیں ایسٹر میں بدلی پڑیں۔ اب ماہ فروری ۱۹۱۹ء میں یہ دشواری نظر آئی کہ ہماری جماعت کا ایک بڑا حصہ۔ جو کہ زمیندار و کا حصہ ہے۔ اس وقت کٹائی کی وجہ سے مصروف ہوتا ہے۔ اس لیے ایسٹر میں ان کا آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو کہ انکو نقصان کا باعث ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ حضرت نے مارج میں جلسہ کی تاریخوں کے انعقاد منظور فرمایا۔ اس پہلے منتظمین جلسہ ایسٹر کی وجہ سے مطمئن تھے کہ آرام سے کام کر لیں گے مگر جب انھیں معلوم ہوا کہ حضرت نے حکم دیدیا کہ مارج میں جلسہ ہوگا ایسے قلیل وقت میں انتظام کا مشکل ہو جانا ضروری تھا۔

مگر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے نہایت مستعدی سے کام شروع کر دیا ہے۔ ایسے تنگ وقت کے انتظام میں اگر کسی قسم کی دقت واقع ہو تو امید ہے کہ احباب منتظمین کی مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے نظر انداز کر دیں گے۔

باہر سے آنے والے احباب منتظمین کی مجبوریوں کو خیال میں لاتے ہوئے یہ امر اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ چونکہ منتظمین جلسہ کو احباب کے اترنے کے لیے مکانات میں انتظام

کرنا ہوتا ہے۔ اور اس انتظام کا ایک انداز ضروری ہوتا ہے۔ اگر ان کو اندازہ نہ ہو تو نقصان ہو نیکا اندیشہ ہوتا ہے۔

جلسہ پر آنے والے احباب اپنے شہر کی فہرستیں تیار کر کے منتظم مکانات شیخ محمد احمد یا مولوی سید سرور شاہ صاحب سکریٹری جلسہ کے نام فوراً ارسال کر دیں۔

نیز اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ احباب جدا مکان کے لیے درخواست نہ کریں (۳) اور اس امر کو بخوبی سمجھ لیں۔ اگر منتظمین کو مکان مل سکیں تو وہ ہر ایک آدمی کو جدا جدا مکان دینے کو تیار ہیں۔ چونکہ کثرت سے مکانات قادیان میں مل نہیں سکتے اس لیے منتظمین کے اس انتظام کو کہ مردوں میں اور عورتوں میں ہی رہیں منظور فرمادیں (۴) بعض احباب قادیان میں اپنے آرام کے لیے اپنے دوستوں یا عزیزوں کے ہاں ٹھہر جاتے ہیں مہربانی کر کے اس امر سے سکریٹری صاحب کو اطلاع دیں کہ وہ کس کے ہاں ٹھہریں گے اور کتنے آدمی ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور کتنے روز قیام فرماویں گے۔

(۵) اسی طرح جلسہ پر آنے والے احباب اپنے بستوں اور ٹرنکوں وغیرہ اشیا پر اپنے نام کی چٹیں اگر لگا کر لائیں تو انکے اسباب کی روانگی میں سہولت ہو سکے گی۔

(۶) جلسہ میں آپ لوگوں کے آرام کیلئے یہ انتظام کیا گیا کہ اگر آپ اپنے خطوط یا اپنی ڈاک قادیان میں منگوانا چاہتے ہیں تو دفتر منتظم مکانات کی معرفت منگوا سکتے ہیں جو کہ اسی دن آپ کو دفتر کی طرف سے تقسیم کر دیے جا با کریں گے۔ مگر خطوط پر آپ کا پورا پورا بیع ضلع و شہر کے ہونا چاہیئے۔

وقت کی قدر کرنیوالوں کیلئے تین دن میں یورپ کا سفر
کیسی قیمتی علمی ایجاد ہے +

جاہل اس شخص کی مانند ہے جو کہ اندھیرے میں کسی
چیز کو تلاش کرتا ہے اور اسکو معلوم نہیں کہ لے سکے راستے
میں کیسے کیسے گڑھے اور کتنی چیزیں ہیں جن سے وہ
ٹکرس کھا کر سر کو زخمی کر لے گا۔ لیکن عالم آدمی ایک

سیدھی اور صاف سڑک پر چل رہا ہے اور اسکی ایسی
حالت ہے جو کہ روشنی کے اندر اپنی چیزیں دیکھ کر اٹھا رہا ہے

پس علم ایک نہایت ہی مبارک چیز ہے۔ ہر دانا آدمی
علم کی قدر کرے گا اگرچہ وہ کسی قوم کے اندر کیوں نہ ہو۔

آج کل تعلیم کے لیے تمام اقوام میں جدوجہد کی جاتی ہے۔
ابھی حیدرآباد سندھ کے ایک ریس میر غلام محمد صاحب

ایک مدرسہ کی تعلیم کے لیے ایک لاکھ روپیہ کی جائداد وقف
کر دی ہے جس میں سے دس ہزار روپیہ تعمیر مدرسہ کیلئے
الگ کر دیا گیا ہے +

ہوڑہ میں مسٹر صادق علی تاجرنے سات ہزار روپیہ
تعلیم کے لیے دیا +

اس طرح سے گورنمنٹ پنجاب نے خالصہ کالج امرتسر
کیلئے تین لاکھ روپیہ کا گرانڈ اعطیہ کالج کی تعمیرات و سازو
سلمان کی تکمیل کے لیے عطا فرمایا ہے +

آریہ سماج کی سمیت بھی قابل داد ہے۔ جہاں بھی آریہ
سماج کے افراد ہیں وہیں تعلیم پھیلانی جا رہی ہے۔ بٹالین
آریہ سماج ایک گروکل قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے
صرف ایک شخص لالہ بشند اس صاحب نے ۲۵ ہزار روپیہ
دیا ہے۔ مزید میزان تیرہ ہزار چندہ جمع ہوا۔

ایسے ہی قادیان میں غالباً یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے آریہ

سماج ایک مدرسہ کا افتتاح کرنا چاہتی ہے

گورنمنٹ ہند بھی ہندوستان میں لڑکوں کی تعلیم کو جبراً
کرنا چاہتی ہے یہ علمی ترقیان۔ اہل ہند کے لیے انکی بہتری کا

(۷) جلسہ کے ایام میں اگر آپ کو کسی انتظام میں خاص
نقص نظر آئے تو آپ دفتر منتظم مکانات میں اس نقص
کو نوٹ کر دیں یا کر دیں جبکہ فوراً انتظام کر دیا جائیگا
(۸) اگر کسی دوست کی طبیعت نا ساز ہو جاوے تو وہ بذریعہ
اپنے معادن کے ڈاکٹر سے مشورہ لے سکتا ہے۔

(۹) احباب اپنے بستر اپنے ساتھ لاویں ورنہ تکلیف ہوگی

جلسہ کا اجمالی پروگرام

Digitized by Khilafat Library

(۱) یہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء کو ہوگا چونکہ
۱۷ تاریخ کو جمعہ ہے اس لیے ایک رنگ میں یہ جلسہ ۱۶
ہی سے شروع ہوگا

(۲) روزانہ نو بجے صبح سے جلسہ مسجد نور میں شروع
ہو جائیگا +

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ عنہ کی انشاد اللہ
محسب محمول دو تقریریں ہونگی +

حافظ روشن علی صاحب۔ میر محمد اسحق صاحب۔

مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مولوی غلام رسول
راجپلی صاحب وغیرہ احباب کی تقاریر بھی انشاء اللہ
ہونگی +

تعلیمی ترقیاں

علم ایک نہایت ہی مفید چیز ہے۔ جمالت کی تاریکی دور ہو جائیگی
ساتھ علم کا نور اور علم کی روشنی انسانی دماغ کو صاف اور روشن
کر دیتی ہے۔ علم حاصل کر کے بہت سی قومیں ادبار اور ظلمت
سے نکل کر عروج کے بلند مقام پر کھڑی ہو جاتی ہیں +
موجودہ محاربہ عظیم میں جو بہترین ایجادات ہوئیں وہ علم ہی
کی کرشمہ سازیاں ہیں +

ٹرکی کا مستقبل

Digitized by Khilafat Library

آج کل اخباروں میں اس عنوان سے خوب درافتانیا کی جاتی ہیں اور قریباً تمام اخبارات اس مضمون سے دلچسپی لے رہے ہیں کہ آئندہ ٹرکی کا مستقبل کیا ہوگا۔ لوگ آج اس امر پر اسے زبیاں کر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے سو لاکھ برس قبل ٹرکی کیا ٹرکی کے علاوہ بھی تمام اسلامی سلطنتوں کا فیصلہ کر دیا۔ آج کے نمبر میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کو ہی شائع کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ حضرت نے ایک کتاب عربی زبان میں الہدی کے نام سے شائع فرمائی اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں :

جان خدا تیرے پر رحم کرے کہ اکثر بادشاہ اس زمانہ کے اور امر اس زمانہ کے جو بزرگان دین اور حامیان شرع تین سمجھے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب اپنی ساری ہمت کے ساتھ زینت دنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور شراب اور باجو اور نفسانی خواہشوں کے سوا انھیں کوئی کام ہی نہیں وہ فانی لذتوں کے حاصل کرنے کے لیے خزانے خرچ کر ڈالتے اور تباہی پیتے ہیں نہروں کے کناروں اور بہتے پانیوں اور بلند درختوں اور پھل دار درختوں اور شگوفوں کے پاس اعلیٰ درجہ فرشتوں پر بیٹھ کر اور انکو کوئی خبر نہیں کہ رعیت پر کیا بلائیں ٹوٹ رہی ہیں۔ انھیں اور سیاسی اوکوں کے مصارع کا کوئی علم نہیں اور ضبط امور اور عقل و لباس سے انھیں کچھ بھی حصہ نہیں ملا اور جو لوگ بچپن میں انکے اتنا سبق بنا کے جاتے ہیں۔ وہی انھیں شراب باجوں اور ہاروں پرے نوشی کی محفل آرائی کی ترغیب دیتے

ہیں خصوصاً بارش اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت اسی طرح حرمت اللہ کے نزدیک جاتے ہیں اور ان بچتے نہیں اور حکومت کے فرائض کو ادا نہیں کرتے۔ اتنی نہیں بنتے۔ یہی وجہ ہے کہ شکست پر شکست دیکھتے ہیں اور ہر روز تنزل اور کمی میں ہیں اس لیے کہ انھوں نے آسمان کے پروردگار کو ناراض کیا اور جو خدمت انکے سپرد ہوئی تھی اسکا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفہ ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں۔ اور پوری تقویٰ سے انھیں کہاں حصہ ملا ہے اس لیے ہر ایک جو انکی مخالفت کے لیے اٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت الشکروں اور دولت و شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے انپر برکتی ہے اس لیے کہ انھوں نے نفس کی خواہش کو خدا پر مقدم کر لیا اور ناپسند دنیا کی مصلحتوں کو اللہ پر اختیار کر لیا اور دنیا کی فانی لہو و لعب اور لذتوں میں سخت حرص ہو گئے اور ساتھ اسکے خوب بینی اور گھمنڈ اور خود نمائی کے ناپاک عیب میں اسیر ہیں۔ دین میں سست اور ہمار کھائے ہوئے ہیں اور گندی خواہشوں میں چلت و چلاک ہیں۔ سو ایک پست ہمت کو بزرگی کیوں کر دی جاوے اور ایک فضیلہ کو فضیلت اور مرتبہ کیوں کر مرحمت ہو اس لیے کہ انھوں نے خواہشوں سے انس پکڑ لیا اور اپنی رعیت اور دین کو فراموش کر دیا۔ اور پوری خبر گیری نہیں کرتے بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے۔ جبیکہ پرہیزگاری کی شرط ہے اور گمان کرتے ہیں کہ ان سے پریش نہ ہوگی اور خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہوگا تو ان کی دولت کا وقت خواب پریشان کی طرح گزر جاتا ہے۔ یا اس سایہ کی طرح جسے تاریکی دور کر دیتی ہے۔ اگر تم انکے فعلوں پر اطلاع پاؤ تو تمھارے بدن پر رونگٹے کھڑے

موجاں اور حیرت پیر غالب آجائے۔ سو غور کرو کیا یہ
لوگ دیں کو بچتے کرتے اور اسکو مرد گاہیں۔ کیا لوگ گمراہوں کو
راہ بتاتے اور اندھوں کا علاج کرتے۔ نہیں نہیں بلکہ انکے
انزاس اور مقاصد اور ہی میں جنہیں صبح و شام پورے کرتے
ہیں۔ انہیں شریعت کے احکام سے نسبت ہی کیا بلکہ وہ تو
چاہتے ہیں کہ اس کی قید سے نکل کر پوری بے قیدی سے
زندگی بسر کریں۔ اور خلفائے صاوقین کی سی قوت عزیمت
ان میں کہاں۔ اور صاحب اور پرہیزگاروں کا سادل کہاں
جس کا شہوہ حق اور عدالت ہو۔ بلکہ آج خلافت کے تحت
ان صفات سے خالی ہیں اور اپنے جسم بلا روح بیٹھائے گئے
ہیں۔ بلکہ وہ مردوں سے بھی زیادہ روتی ہیں اور ان کا
وجود اسلام کے حق میں بہت بڑی مصیبت ہو اور دین کیلئے
انکے دل سخت ہی منحوس دن ہیں۔ کھاتے پیتے میں اور خرابیاں
کی طرف نہیں دیکھتے اور نہ کھڑھتے ہیں اور دھیاں تک
نہیں کرتے کہ ملت کی موٹھہر گئی ہے اور اس کے چراغ بجھ
گئے ہیں اور اس کے رسول کی تکذیب ہو رہی ہے اور اس کے صحیح
کو غلط کہا جا رہا ہے۔ بلکہ ان میں بہت سے خدا کی منع کی ہوئی
چیزوں پر اڑ بیٹھے ہوئے ہیں اور سخت دلیری سے خواہشوں کو
محرمات کے بازاروں میں لیجاتے ہیں حرام کاریوں کی جگہوں
میں جلد دوڑ کر جاتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں اور راگ رنگ
اور ہر قسم کی جہالتوں پر جھکے ہوئے ہیں۔ صبح و شام اذکی خوش
زندگی ہر طرح کی لذات میں بسر ہوتی ہے۔ سو ایسے لوگوں
کو خدا سے کیوں مدد ملے۔ جبکہ ان کے ایسے پر مصیبت اور
برے اعمال ہوں بلکہ ان میں پسند غافل بادشاہوں کا
وجود مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا برا بھاری غضب ہے جو
ناپاک کپڑوں کی طرح زمین سے لگ گئے ہیں اور خدا کے
نہدوں کے لیے پوری طاقت خرچ نہیں کرتے اور ننگری
اونٹ کی طرح بوٹھکے ہیں اور چپت و چالاک گھوڑے کی
طرح نہیں دوڑتے۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت

ان کا ساتھ نہیں دیتی اور نہ ہی کافروں کی آنکھ میں ان کا
ڈر و خوف رہا ہے۔ جیسے کہ پرہیزگار بادشاہوں کی خاصیت ہو
بلکہ یہ کافروں سے یوں بھاگتے ہیں جیسے شیر سے گدھے۔
اور لڑائی کے میدان میں ان کے دو ہزار کے لیے دو کافر
کافی ہیں۔ سو اس بزدلی اور ادبار کا مناسب بوجہ بدکاروں کی
طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے اور کچھ نہیں
اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کمونکر خدا سے
مدد ملے۔ اس لیے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا
اور اسکی سنت ہو کہ کافر کو تودد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا
یہی وہ ہو کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ
ان کے حدود اور ملکوتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک
ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں
کو اس لیے نصرت نہیں دی کہ وہ ان پر رحم ہے بلکہ اس لیے
کہ اس کا غضب مسلمانوں پر بڑھکا ہوا ہے کاش مسلمان جاننے
اور اگر یہ متقی ہوتی تو یہ کیوں کر ممکن تھا کہ ان کے دشمن ان پر غالب
کیے جاتے۔ بلکہ جب انہوں نے دعا اور عبادت کو چھوڑ
دیا تب خدا نے بھی انکی کچھ پرواہ نہ کی۔ سو یہ اب اپنی کرتوتوں
کے سبب مزا پارہے ہیں۔ (باقی پھر التشارع اللہ تعالیٰ)

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاق

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۷ فروری کو لاہور میں میاں چراغ اللہ
کے مکان کے سامنے باغ میں خطبہ جمعہ پڑھا اور تبلیغ کی طرف
کو توجہ دلائی۔

بوقت ۳ بجے حضرت صاحب نے ۲۳ فروری کو
لاہور میں بریل لالہ میں پہلا تقریر فرمائی۔

ایڈیٹر صاحب احکم بھی حضرت کے ساتھ ہیں۔ پچھلے ہفتہ
صفحات غلطی سے اُلٹے چھپ گئے اسلئے کہ احباب اس غلطی
معاف فرمادیں گے۔

الحکم ابھی تک انکی غیر حاضری میں شائع ہو رہا ہے۔